بائیس رجب کے کونڈے، عید بابا شجاع اور عیدِ غدیر

حضرت مولانا محمد نافع مدظلہ (محمدی شریف، جھنگ)

ذیل کا مضمون گزشتہ شمارے میں شائع ہوا۔ حضرت مولانا محمد نافع مدظلہ نے بعض اغلاط کی تصحیح فرمائی ہے۔ قندِ مکرر کے طور پر اسے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ (مدیر)

یہ ایک قدیم طریقہ چلا آیا ہے کہ ہر دور کے معاشرہ میں کچھ رسومات اور عادات جاری ہوتی ہیں اور لوگ انہیں ایک کارِ خیر کے طور پر ادا کرتے ہیں اور اسی میں اپنی فلاح سمجھتے ہیں۔ اسلام نے اس نوع کی دُور از صواب رسوم سے منع کیا ہے اور ان سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے۔ روافض نے ان بے سروپا رسوم کو خوب رواج دے رکھا ہے اور قوم میں نشر کر دیا ہے اور عوام میں انہیں حصول ثواب کا باعث قرار دیا ہے۔

درحقیقت وہ تقریبات ایک دیگر مقصد کے پیش نظر قائم کی جاتی ہیں اور ان میں سے بعض میں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عناد و عداوت پورا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور اسی غرض فاسد کے پیش نظر انہیں سرانجام دیا جاتا ہے۔ مثلاً ماہ رجب کی بائیس تاریخ کو امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے کونڈے پکائے جاتے ہیں اور ظاہر یہ کیا جاتا ہے کہ یہ امام صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ خوانی کے طور پر برائے ایصال ثواب یہ کونڈے کیے جا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ چیز سو فیصد غلط اور دروغ گوئی ہے۔ رسم ہذا کے بجالانے کا مقصد ہی دوسرا ہے۔ دراصل ۲۲/رجب ۶۰ھ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات ہے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مشاہیر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ کاتبِ وحی ہیں اور ملت کے عظیم کارنامے بجالانے والی شخصیت ہیں۔ دین کو ترقی اور فروغ دینے میں ان کا اہم مقام ہے جو اعدائے صحابہ کو سخت ناگوار ہے۔ اسی لیے ان کی وفات کی خوشی میں یہ کونڈوں کی تقریب منعقد کی جاتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت رمضان المبارک ۸۰ھ یا ۸۳ھ میں علماء تراجم نے لکھی ہے اور ایک دیگر قول کے مطابق آں موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۷/ربیع الاول ۸۳ھ بیان کی جاتی ہے۔ علمائے رجال نے آں موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وفات ۱۵/شوال ۱۴۸ھ تحریر کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بائیس رجب کی تاریخ نہ تو امام صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ ولادت ہے اور نہ ہی تاریخ وفات ہے۔ لہٰذا ان کے نام پر کونڈوں کی رسم قائم کرنا محض خدع اور دھوکہ بازی ہے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر خوشی منانے کے لیے عجیب طریقہ سے فریب

کاری کی جاتی ہے۔ نیز ماہ رجب کے کونڈوں کی ایجاد کے متعلق واضح ہو کہ مشہور رافضی شاعر و مدح گو اور موجد مراثی ''امیر مینائی'' کے لڑکے ''خورشید مینائی'' رافضی نے ۱۹۰۶ء میں بائیس رجب والے کونڈوں کی رسم کی ابتدا کی تھی۔

اس کے بعد والئی ریاست رام پور (بھارت) نواب حامد علی خان نے اس رسم کی اشاعت اور فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس سے قبل پاک و ہند میں اس رسم کا رواج نہیں تھا۔ بھارت میں اور پاکستان کے صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں اس قبیح رسم کا رواج پایا جاتا ہے۔ ناواقف احباب اور کم علم دوستوں کے لیے یہ چند سطور درج کر دی ہیں۔ اہل علم حضرات ان چیزوں سے خوب واقف ہیں۔

اسی طرح اعداء صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک رسم ''عید بابا شجاع'' کے نام سے قائم کی ہوئی ہے۔ غالباً دیسی مہینہ ''ہاڑ'' کی کسی تاریخ کو وہ عید منعقد کی جاتی ہے۔ وہ تاریخ ان کے ہاں عید کا یوم اور خوشی کا روز ہوتا ہے۔ اور بڑی دھوم دھام سے خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ خلیفۂ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یومِ شہادت (جو کہ یکم محرم ۲۴ھ ہے) پر یہ تقریب بصورت عید قائم کی جاتی ہے۔ اور ''بابا شجاع'' سے مراد ابولؤلؤ (فیروز نامی) ایرانی نژاد وہ شخص ہے جس نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ تقیہ اور توریہ کے طور پر یہ لوگ اسے ''بابا شجاع'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ دراصل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی میں یہ عید قائم کی جاتی ہے۔ یہ ان کے لیے باعث مسرت ہے۔

ایک اور رسم بھی ان کے ہاں مروّج ہے اور بڑے شاندار طریقہ سے منائی جاتی ہے۔ اس کا نام ''عید غدیر'' تجویز کیا ہوا ہے۔ غدیر مقام جحفہ کے قریب ایک تالاب تھا جسے غدیرِ خُم کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ یہ مقام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع تھا۔

عوام میں یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ۱۸/ ذوالحجہ ۱۰ھ کے روز جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو ''غدیر'' کے مقام پر منصب ''خلافت و امامت'' عطا فرمائی اور ''دستار خلافت'' حضرت علی المرتضٰی کے سر مبارک پر رکھی تھی۔ اس سلسلہ میں یہ تمام خوشیاں منائی جاتی ہیں اور ''عید غدیر'' قائم کی جاتی ہے۔ حالانکہ اس عید کی حقیقت یہ ہے کہ اس تاریخ (۱۸/ ذوالحجہ ۳۵ھ) کو خلیفۂ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو مخالفین نے ظلماً شہید کر دیا تھا۔ چنانچہ آں موصوف رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی میں یہ تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔

(تحفہ اثناعشریہ، از شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تحت باب نہم در احکام فقیہ، ص ۲۴۷) طبع سہیل اکیڈمی، لاہور

یہ چند ایک رسومات کو بطور نمونہ کے بیان کیا گیا ہے۔ اس نوع کی رسومات ان کے ہاں بہت سی جاری ہیں...... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عداوت پوری کرنے کے یہ طریقے ہیں اور ان کو تقیہ اور توریہ کے طور پر بجالایا جاتا ہے۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار!**

اہل اسلام احباب کو متنبّہ کیا جاتا ہے کہ ان کی رسومات میں شامل ہونے سے اجتناب کریں اور اپنے دین کو محفوظ رکھنے کی فکر کریں۔ اور اتباع سنت کو اپنا معمول بنائیں۔ اور ان لوگوں کی تقریبات میں ہرگز شمولیت نہ کریں۔